اردو ترجمہ

دُرِّ مختار

الموسوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد اول

سعید ایچ ایم کمپنی
ادب منزل
پاکستان چوک کراچی

باسمہٖ تعالیٰ

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اہلِ علم و دانش سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

الحمدللہ والمنۃ مسلکِ امامِ اعظم ابوحنیفہ اور فتاویٰ حنفیہ پر مشتمل

اُردو ترجمہ

دُرُّالمُختَار

المَوسُوم بِہٖ

غَایۃُ الاَوطَار

جلد اوّل

مترجمہ مولانا خرم علی و مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی رحمہما اللہ تعالیٰ

دُرّالمختار اور اس کی مبسوط شرح فتاویٰ شامی یعنی ردّالمحتار کا مکمل اردو ترجمہ علمار کی ضروری تشریحات و توضیحات پر مشتمل خزینہ اور علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور خواص و عوام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ

☆

ناشر

سعید ایچ ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

نام کتاب ——— غایۃ الاوطار

جلد ——— اول

مترجم ——— مولانا خرم علی و مولانا احسن صدیقی

طابع ——— حاجی محمد زکی عفی عنہ

مطبع ——— ایجوکیشنل پریس کراچی

ضخامت ——— ۶۸۸ صفحات

تعداد ——— چھ سو

سنہ طباعت ——— ۱۳۹۹ھ

قیمت ——— ۱۰۰/ روپے

——— ناشر ———

ایچ۔ایم سعید کمپنی

ادب منزل۔پاکستان چوک

کراچی

ظاہر ہوتا ہے چند مواضع میں چنانچہ ایک شخص کو احتلام ہوا اور اُس نے ذکر کو دابا یہاں تک کہ شہوت ٹھہر گئی پھر بدون شہوت کے منی نکلی تو طرفین کے نزدیک غسل
واجب ہے نہ ابو یوسفؒ کے نزدیک یا شہوت سے نظر کی اور منی اپنے محل سے منفصل ہوئی پھر اُس نے ذکر کو دابا کہ شہوت جاتی رہی پھر بدون شہوت کے منی نکلی یا غسل
کیا پیشاب کرنے یا سونے سے پہلے پھر باقی منی بدون شہوت کے نکلی تو طرفین کے نزدیک دوسرا غسل واجب ہے نہ ابو یوسفؒ کے نزدیک ولقولہ یفتی فی ضیف
خاف ریبۃ او استحیٰی کما فی المستصفی اور ابو یوسفؒ کے قول پر فتوی دیا جاتا ہے اُس مہمان کے حق میں کہ ڈرا تہمت اور بدگمانی سے یا شرمایا چنانچہ مستصفی میں ہے ہم
یعنی مہمان کو احتلام ہوا اور اُس نے سر ذکر کو دابا اور شہوت زائل ہونے کے بعد منی خارج ہوئی یہ حرکت بدگمانی کے ڈر سے کی کہ میزبان کو شبہ نہ پڑے تو موجب فتوی
غسل اُس پر واجب نہیں اور مہمان کی قید سے معلوم ہوا کہ اس کے سوائے میں طرفین کے قول پر فتوی ہے چنانچہ بحر الرائق میں سراج سے مصرح ہے وفی القہستانی و
التاتارخانیۃ معزیا للنوازل وبقول ابی یوسف ناخذ لانہ الیسر علی المسلمین قلت ولا سیما فی الشتاء والسفر اور قہستانی اور فتاوی تاتارخانیہ میں نوازل سے منقول
ہے کہ ابو یوسفؒ کے قول کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ وہ مسلمانوں پر آسان تر ہے میں کہتا ہوں خصوصاً موسم سرما اور سفر میں ہم یعنی ابو یوسفؒ کا قول مطلقاً ماخوذ
ہے گذشتہ نمازوں میں اور آیندہ میں اور منصوری شرح مسعودی میں یوں ہے کہ ابو یوسفؒ کے قول پر فتوی ہے گذشتہ نمازوں میں جو بدگمانی کے خوف سے پڑھیں
اور طرفین کے قول پر فتوی ہے صلوات مستقبلہ میں کیونکہ اُن میں تہمت کا خوف نہیں الحاصل دونوں قول کی تصحیح واقع ہوئی ہے کذا فی الطحطاوی وفی الخانیۃ خرج منی
بعد البول وذکرہ منتشر لزمہ الغسل قال فی البحر محملہ ان وجد الشہوۃ وہو تقیید قولہم بعدم الغسل بخروجہ بعد البول اور خانیہ میں ہے کہ منی نکلی پیشاب کرنے کے بعد اور حالانکہ
اُس کا ذکر استادہ ہے تو غسل کرنا اُس پر لازم ہوا بحر الرائق میں کہا کہ یہ مسئلہ اُس صورت پر محمول ہے جو استادگی کے ساتھ شہوت بھی پائی جاوے اور وہ یعنی استادگی شہوت کے
ساتھ مقید کرنا ہے فقہا کے اس مطلق قول کو کہ پیشاب کے بعد منی کے نکلنے سے غسل لازم نہیں ہم کتب فقہ میں مصرح ہے کہ بول یا نوم یا مستی کثیر کے بعد اگر منی نکلی تو غسل واجب
نہیں تو عدم غسل کا اطلاق مقید عدم انتشار اور شہوت کے ساتھ ہے صاحب بحر نے کہا اور اس پر دلیل تجنیس کی یہ تعلیل ہے کہ حالت استادگی میں خروج اور انفصال
دونوں پائے گئے بطریق دفق اور شہوت کے کذا فی الطحطاوی **وعند ایلاج حشفۃ** ہی ما فوق ختان ادمی احتراز عن الجنی یعنی اذا لم تنزل واذا لم یظہر لہا فی صورۃ الادمی
کما فی البحر اور غسل مفروض ہے آدمی کے تمام حشفہ[بفتحتین ۱۲] داخل کرنے کے وقت آلہ تناسل میں حشفہ اُس کا نام ہے جو ختنہ کرنے کے مقام سے اوپر ہے جسکو سپاری کہتے ہیں آدمی کا
حشفہ کہنا احتراز ہے جن کے حشفہ سے یعنی اگر جن عورت سے جماع کرے اور اُس کے سامنے آدمی کی صورت پر ظاہر نہ ہوا اور جب کہ عورت کو انزال نہ ہو چنانچہ بحر الرائق میں
ہے تو عورت پر غسل نہیں ہم جب عورت نے کہا کہ میرے ساتھ ایک جن ہے خواب میں آتا ہے بارہا اور مجھ کو وہ لذت حاصل ہوتی ہے جو میرے زوج کے جماع سے حاصل ہوتی
ہے تو اُس پر غسل نہیں بدون انزال کے اور اگر انزال ہوا تو غسل واجب ہے گویا وہ احتلام ہے اور اگر جن آدمی کی صورت پر ظاہر ہوا تو فقط ادخال حشفہ سے غسل واجب
ہوگا انزال ہو یا نہ ہو اس واسطے کہ مدار احکام کا ظاہر پر ہے کذا فی البحر **او ایلاج قدرہا من مقطوعہا** یا وقت داخل کرنے بقدر حشفہ کے اس شخص سے جس کا حشفہ کٹ
ہے ولو لم یبق منہ قدرہا قال فی الاشباہ لم یتعلق بہ حکم ولم ارہ اور جو بقدر حشفہ کے ذکر سے باقی نہ رہا اشباہ میں کہا کہ کوئی حکم اس کے ساتھ متعلق نہ رہا اور میں نے اُس کو کسی
کتاب میں نہیں دیکھا ہم یعنی جو احکام کہ حشفہ داخل کرنے سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ وجوب غسل اور حلال ہونا مطلقہ کا اور جماع کی قسم میں حانث ہونا یا نہ ہونا اس صورت
میں باقی نہ رہے سید علی مقدسی نے کہا کہ قدر حشفہ کی تقیید کے مفہوم سے یہ نکلتا ہے کہ اُس کے ساتھ کچھ حکم متعلق نہ رہا اور عند السوال اسی کا فتوی دیا جائے کذا فی
الطحطاوی **فی احد سبیلی آدمی حی یجامع مثلہ** یعنی محترزہ غسل فرض ہوتا ہے حشفہ داخل کرنے سے ایک راہ میں دو راہوں سے کہ قبل و دبر ہے اُس زندہ آدمی
کی کہ دلیسی کا جماع ہو سکتا ہے اور قیود ثلثہ میں سے ہر قید کا محترز آگے آوے گا یعنی آدمی کی قید سے جانور سے احتراز ہوا اور زندہ کی قید سے مردہ[مقعدہ ۱۲] نکل گیا اور قابل
جماع کی قید سے صغیر غیر قابل جماع خارج ہوا ام اور مجرد غائب ہونے حشفہ بدون انزال کے غسل کے واجب ہونے پر بہت احادیث دلیل ہیں از انجملہ ابو ہریرہؓ
کی حدیث ہے صحیح بخاری اور مسلم میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کی چار شاخوں میں اور چھوا ایک ختان یعنی ختنہ گاہ نے دوسرے ختان کو